احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 19/اکتوبر 2009ء

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 19/اکتوبر 2009ء 29 شوال 1430 ہجری 19 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 236

حسن خلق

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

الخلق وعاء الدین

حسن خلق دین کا برتن ہے

(کنزالعمال جلد3صفحہ 5کتاب الاخلاق باب فی الترغیب حدیث نمبر:5137)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں۔کیونکہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ مشہور ہے۔وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔

انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسم ہیں امارہ،لوامہ،مطمئنہ۔امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوش کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے‘ مگر حالت لوامہ میں سنبھال لیتا ہے مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدیؒ نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟اس نے جواب دیا بیٹی!انسان سے کتپن نہیں ہوتا۔اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔نہیں تو وہی کتپن کی مثال صادق آئے گی۔خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔بہت بُری طرح ستایا گیا‘ مگر ان کو اعرض عن ...... (الاعراف:200) کا ہی خطاب ہوا۔خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں‘ بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں‘ مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے!چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔غرض یہ صفت لوامہ کی ہے۔جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔روزمرہ کی بات ہے اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرو گے اسی قدر اس سے عزت بچا لو گے اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلت خرید لو گے۔نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے۔وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے۔لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے۔وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص64)

ماٹو شوریٰ 2009ء

’’یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا‘‘۔

(چھٹی شرط بیعت)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 24/اگست 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

’’اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں،یہی کہ رسم و رواج اور ہواوہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔ ......پس رسم ورواج سے بچنا اور ہواوہوس سے بچنا...... تعلیم کا حصہ ہے اور اس تعلیم کو سمجھنے کے لئے ہمارے لئے رہنما قرآن شریف ہے اور اصل میں تو اگر ایک مومن قرآن شریف کو مکمل طور پر اپنی زندگی کا دستور العمل بنالے تو تمام برائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔......اور پھر جہاں ضرورت تھی آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے اپنے فعل سے اپنے قول سے اس کی وضاحت فرمادی اس لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس کو اپنے سر پر قبول کرو۔‘‘

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

رپورٹ جلد بھجوائیں

مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 2/اکتوبر 2009ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ’’اجلاس یوم تحریک جدید‘‘ کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 2/اکتوبر 2009ء کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ’’اجلاس یوم تحریک جدید‘‘ کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مشعل راہ

استقامت کے آثار و انوار رفقاء میں ظاہر تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17/ اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت اقدس مسیح موعود حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب جو جوان صالح اور کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے یعنی بڑی باریک نظر سے دیکھنے والے ہیں۔ استقامت کے آثار و انوار ان میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات وغیرہ میں قسمت زدہ ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے۔ اور ان سے لذت اٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب، جس پر تمام مدار حصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں یعنی فیض اٹھانا اور حسن ظن رکھنا۔ جن کا یہ مجموعہ ہے یہ دونوں صفتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔'' ....

پھر حضرت اقدس مسیح موعود حضرت میاں عبداللہ سنوری کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

''حبی فی اللہ میاں عبداللہ سنوری یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میری طرف کھینچا گیا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہے جن پر کوئی ابتلاء جنبش نہیں لاسکتا''۔ یعنی کوئی ابتلاء ان کو اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا۔ ''وہ متفرق وقتوں میں دو دو تین تین ماہ تک بلکہ زیادہ بھی میری صحبت میں رہا اور میں ہمیشہ بنظر ایمان اس کی اندرونی حالت پر نظر ڈالتا رہا ہوں'' یعنی میں بڑے غور سے دیکھتا رہا ہوں۔ ''تو میری فراست نے اس کی تہ تک پہنچنے سے جو کچھ معلوم کیا وہ یہ ہے کہ یہ نوجوان درحقیقت اللہ اور رسول کی محبت میں ایک خاص جوش رکھتا ہے اور میرے ساتھ اس کے اس قدر تعلق محبت کی بجز اس بات کے اور کوئی وجہ نہیں کہ اس کے دل میں یقین ہو گیا ہے کہ یہ شخص محبان خدا اور رسول میں سے ہے''۔ ﴿ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 531﴾

پھر حضرت منشی اروڑا صاحب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی۔ منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔ سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجا لاتے ہیں'' بڑی خوشی سے بجالاتے ہیں۔ ''بلکہ وہ تو دن رات اس فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جاں نثار آدمی ہیں''۔ یعنی کھلے دل سے قبول کرنے والے اور جاں نثار آدمی ہیں۔ ''میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔ شاید ان کی اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہو گی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر یک توفیق سے کوئی خدمت بجالاویں۔ وہ دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہے''۔ ہر حال میں وفادار ہیں اور مضبوط ہیں ایمان میں اور بہادر آدمی ہیں۔ ''خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے''۔

پھر آپ نے فرمایا: ''حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں۔ نہایت درجہ کے غریب طبع، صاف باطن، دقیق فہم، حق پسند ہیں''۔ یعنی باریکی سے غور کرنے والے اور حق کو پہچاننے والے، سچ کو پسند کرنے والے۔ ''اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت و ارادت و محبت اور نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہیں ہے کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ ظن پیدا ہو۔ بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے۔ وہ سچے وفادار اور جاں نثار اور مستقیم الاحوال ہیں۔ خدا ان کے ساتھ ہو۔ ان کا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے۔ یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے''۔ بہت نیک اور سیدھے رستے پر چلنے والا۔ اور ''خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو''۔

﴿ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 532﴾
﴿روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء﴾

منظوم شرائط بیعت

1۔ یہ عہد کرتا ہوں صدق دل سے میں ہاتھ پر اپنے میرزا کے
کہ جب تلک دم میں دم ہے میرے میں شرک سے مجتنب رہوں گا
2۔ بُری نظر۔ جھوٹ اور زنا سے۔ فجور و فسق اور ہر خطا سے
بچوں گا میں ظلم اور جفا سے کبھی بغاوت نہیں کروں گا
نہ ہوں گا مغلوب ہرگز اس سے۔ جو یہ بدی پر مجھے ابھارے
ہو نفس امارہ حملہ آور۔ تو اس کی چھاتی پہ میں چڑھوں گا
3۔ پڑھوں گا اخلاص سے نمازیں۔ سحر کو مانگوں گا میں مرادیں
درود پڑھ پڑھ کے مصطفےٰ پر میں طالب مغفرت رہوں گا
بیاد احسان رب کعبہ۔ جیوں گا لے لے کے نام اس کا
ہمیشہ سیراب آب الحمد۔ کشتِ دل کو رکھا کروں گا
4۔ زباں سے اور ہاتھ سے نہ دوں گا کبھی میں خلقِ خدا کو ایذا
جو ہیں مسلمان بھول کر بھی کبھی نہ ان سے بدی کروں گا
5۔ ہو رنج و کلفت کہ یسر و راحت۔ ہو قعر ذلت کہ تخت عزت
رہوں گا راضی قضا پہ اس کی کبھی نہ اس راہ سے ہٹوں گا
رہوں گا طیار رَہ میں اس کی۔ میں جھیلنے کو ہر ایک سُولی
اٹھے گی آندھی مصیبتوں کی۔ میں اور اخلاص میں بڑھوں گا
6۔ نہ اِتباع رسوم ہو گی۔ نہ کچھ ہوا وُ ہوس سے رشتہ
میں اور قرآن کی حکومت۔ اسی کے سائے میں مَیں جیوں گا
پس از کلامِ خدا۔ خدا کے نبی نے جو کچھ کہا زباں سے
بناؤں گا خضرِ راہ اس کو۔ اسی کے فرمان پر چلوں گا
7۔ نہ آئیگی نام کو رعونت۔ نہ دل میں میرے غرور و نخوت
فروتنی۔ خوشنوئی حلیمی سے عمر اپنی گزار دوں گا
8۔ جو شے ہے سب سے عزیز و دلبند۔ ہو جان و عزت کہ مال و فرزند
فدائے دیں متین کرکے۔ مہک میں اس کی بسا رہوں گا
9۔ جو طاقتیں حق نے مجھ کو بخشیں۔ جو نعمتیں اپنے فضل سے دیں
وہ نوعِ انساں پہ کرکے قرباں۔ معینِ خلق خدا رہوں گا
10۔ بالآخر اے میرے پیارے آقا۔ یہ مجھ میں اور تجھ میں عقد ہو گا
کہ تیرے ارشاد پر ہمیشہ۔ سرِ اطاعت کو خم کروں گا
نہ بعد تیرے کسی سے رشتہ۔ نہ بن ترے ہو گا کوئی مولےٰ
کسی کی ہو گی نہ مجھ کو پروا۔ میں تیری الفت کا دم بھروں گا

﴿حضرت نعمت اللہ گوہر﴾

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ﴿مطبع: ضیاء الاسلام پریس﴾ ﴿مقام اشاعت﴾ دار النصر غربی چناب نگر ﴿ربوہ﴾ قیمت 5 روپے

ب۔بشیر

احمدی خواتین کی خدمت خلق واکرام ضیف

حضرت مسیح موعود نے دین حق کا خلاصہ ''حقوق اللہ اور حقوق العباد'' قرار دیا ہے۔قرآنی تصور بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی اس کی عبادت اور اوامر ونواہی کی مکمل پابندی اگر اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں تو مخلوق خدا کی بلاتمیز مذہب وملت خدمت، حقوق العباد میں شمار ہوتی ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے اپنے عمل سے ہمیں بتایا کہ کبھی کسی حاجت مند، مصیبت زدہ اور بے کس انسان کو نظر انداز نہ کرو۔حدیث قدسی کے مطابق بھوکے کو کھانا کھلانا، ننگے کو لباس دینا اور پیاسے کو سیراب کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی بھوک ننگ اور پیاس کو دور کرنے کے مترادف ہے۔حضور اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کی ازواج مطہرات، صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم صدقہ وخیرات میں نہایت وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے تھے بلکہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔

یہی پاک نمونہ ہم حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء میں مشاہدہ کرتے ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود نے کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔آپ کی سیرت طیبہ ان پاکیزہ مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

حضرت مسیح موعود کی پاک صحبت میں رہ کر آپ کی فطری خوبیوں نے جلاء پائی۔غربا کی امداد حضرت اماں جان کا نمایاں خلق تھا۔آپ اس کثرت سے غربا کی امداد کرتیں جس کی بہت کم مثالیں ملتی ہیں۔ جو بھی مصیبت زدہ آپ کے پاس آتا اپنی طاقت سے بڑھ کر اس کی مدد فرماتیں۔کئی دفعہ ایسی خفیہ مدد فرماتیں کہ کسی اور کو پتہ بھی نہ چلتا۔اگر اور کسی کو دعاؤں کے ذریعے مدد کی ضرورت ہوتی تو دعائیں کرکے اس کی مدد کرتیں۔ ہر موسم کے شروع میں خاص کر موسم سرما کے شروع میں آپ بہت اہتمام سے گرم کپڑے، لحاف وغیرہ تیار کرواتیں اور غرباء میں تقسیم کرواتیں۔ رمضان المبارک میں بہت زیادہ خیرات دیتی تھیں اور تین چار آدمیوں کا کھانا بطور فدیہ اپنے ہاتھ سے پکا کر دیتیں۔عید کے موقع پر بڑے اہتمام سے کپڑے تقسیم کرواتیں۔آپ غربا کی ہمدردی بلا لحاظ مذہب وفرقہ کرتیں۔آپ قرض مانگنے والوں کو فراخدلی سے قرض دیتیں اور اگر کبھی اپنے پاس قرض کی گنجائش نہ ہوتی تو کسی اور سے کہہ کر اس کی ضرورت پوری فرماتیں۔

آپ مزدور کو اس کی مزدوری زیادہ دیتیں تاکہ وہ خوش ہوجائے۔

''آپ یتیم بچوں اور بچیوں کو اپنے گھر پر بلا کر کھانا کھلاتیں اور بعض اوقات ان کو گھروں پر بھی کھانا بھجواتیں بہت سے یتیم آپ کے گھر میں بچوں کی طرح مقیم رہے۔ آپ اپنے ہاتھ سے غربا اور یتامیٰ کے کپڑے اور رضائیاں سیتیں، انہیں مکان بنوا کر دیتیں۔ آپ کے گھر میں پلنے والے یتیم بچوں کی عمریں بعض اوقات تین یا چار سال ہوتی۔ آپ انہیں خود کلمہ، نماز اور ابتدائی دینی تعلیم سکھاتیں۔ ناظرہ قرآن مجید ختم کرنے پر آمین کی پُر تکلف خوشی منائی جاتی سکول میں داخل کرواتیں اور ان کی اردو کی غلطیوں کی اصلاح فرماتیں۔ جب اردو ٹھیک ہوجاتی تو حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھوا کر سنتیں۔ان کی اہمیت سمجھاتیں۔ مسائل سمجھاتیں پھر لڑکیوں کو گھریلو کام مثلاً سینا پرونا کھانا پکانا خود سکھایا۔سفر پر تشریف لے جاتیں تو ساتھ رکھتیں۔

شادی کا وقت آتا تو جہیز میں ہر قسم کی ضروریات زندگی موجود ہوتیں۔عید پر عیدیاں جاتیں۔ پیار ومحبت وشفقت کا یہ سلسلہ اگلی نسل تک چلتا۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں:۔

کہ جن لڑکیوں کو بھی حضرت اماں جان نے پالا ان کی جوئیں نکالنا، کنگھی کرنا یہ کام اکثر آپ خود ہی کرتیں اور باوجود نہایت صفائی پسند ہونے کے گھن نہیں کھاتی تھیں۔ ایک مرتبہ ایک گاؤں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے وہاں گندے کپڑوں اور برے حال میں ایک یتیم لڑکی دیکھی تو اسے گھر لے آئیں۔ نہلا دھلا کر کپڑے پہنائے اور شفقت کا یہ سلسلہ شادی تک رہا۔غرض آپ کے سایہ عاطفت میں کوئی نہ کوئی لڑکا یا لڑکی بچوں کی طرح رہا اور آپ ان کی بہت خدمت کرتیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ آپ پٹیالہ تشریف لے گئیں تو آپ نے وہاں بھی قیدیوں سے حسن سلوک کا موقع تلاش کرلیا اور ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے ذریعے قیدیوں کو عمدہ قسم کا کھانا کھلایا۔

(خلاصہ ہراول دستہ 25-28)

آپ کے اکرام ضیف کے متعلق عرفانی صاحب کا نوٹ بہت دلچسپ ہے:۔

''میری آنکھ نے ایک حیرت افزاء چیز دیکھی۔ حضرت (اماں جان) بنفس نفیس لنگر خانہ میں تشریف لے جاتی ہیں اور وہاں کے انتظامات دیکھتی ہیں اور اپنی تسلی کرتی ہیں پھر اپنے ذاتی اخراجات سے ایک پلاؤ کی دیگ مہمان خواتین کے لئے تیار کراتی ہیں۔سوال پلاؤ کی ایک دیگ کا نہیں بلکہ اکرام ضیف کے اس وصف کا ہے جو حضرت مسیح موعود کی زوجیت کے ساتھ آپ کو ملا۔مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت اماں جان کی سیرت کا باب بہت وسیع ہے اور اس کی شاندار مثالیں بیشمار ہیں۔مگر اس عمر میں اور اس کثرت ہجوم میں آپ کی توجہ ایک خاص سبق دیتی ہے۔ پھر یہی نہیں آپ سٹیشن پر جاتی ہیں اور اپنی موٹر کو اس وقت مہمان عورتوں کو پیش کردیتی ہیں اور خود سٹیشن پر کھڑی رہتی ہیں۔ (الحکم 14 جنوری 1934ء ص 12)

ایک مرتبہ حضرت اماں جان نے حضرت خلیفہ اول کو کہلا بھیجا کہ خدائے تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ کا کوئی کام کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک طالب علم کی پھٹی پرانی رضائی مرمت کے لئے بھجوا دی۔ حضرت اماں جان نے بشاشت قلبی سے اس رضائی کی مرمت اپنے ہاتھ سے کی اور اسے درست کرکے واپس بھجوا دیا۔ مرمت شدہ رضائی طالب علم کو واپس کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اول نے فرمایا۔ حضرت اماں جان فرماتی ہیں۔ ''رضائی میں چیکٹ بہت تھی۔ اپنے کپڑوں کو صاف رکھا کرو''۔ (تاریخ لجنہ جلد دوم ص 326)

حضرت اماں جان جیسی عظیم المرتبت خاتون نے اس رضائی کی مرمت کرکے مندرجہ ذیل صفات حسنہ کا عملی ثبوت فراہم کیا جو ہمارے لئے ایک قابل تقلید مثال ہے:۔

اول: اطاعت اور خلافت کی عظمت۔ دوم: رضائے باری تعالیٰ کے لئے اپنے ہاتھ سے رضائی کی مرمت کرنا۔ سوم: جذبہ خدمت خلق ہی تھا کہ ایک غریب الدیار طالبعلم کی چیکٹ بھری رضائی کو مرمت کیا اور صاف کیا۔ چہارم: جب تک عجز وانکسار اور ایثار نہ ہو ایسا کام ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

حضرت سیدہ صغریٰ بیگم صاحبہ

حضرت سیدہ صغریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت سیدنا مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول جماعت احمدیہ میں احتراماً اماں جی کے لقب سے پہچانی جاتی ہیں۔آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب جیسے متوکل باخدا بزرگ کی صاحبزادی تھیں آپ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود نے خود اپنے محبّ خاص کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا۔حضور اقدس حضرت اماں جان کے ہمراہ بنفس نفیس بارات میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ علاوہ ازیں حضرت اماں جی کو یہ فضیلت بھی حاصل تھی کہ حضرت فضل عمر جیسے جلیل القدر انسان کو آپ کا داماد بنا دیا۔ نیز آپ کو یہ اعزاز بھی عطا فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر آپ کو سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف خواتین میں سب سے پہلے حاصل ہوا اور آپ ہی کا آبائی گھر دارالبیعت قرار پایا۔

نادار اور یتیم بچوں کی پرورش آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ایسی دلداری اور دلجوئی کے انداز میں ان کی پرورش فرماتیں کہ انہیں اپنی کم مائیگی اور بے کسی کا احساس تک نہ ہونے دیتیں۔ان کو اپنے سامنے اپنے بچوں کے ساتھ بٹھا کر کھلاتیں پلاتیں اور بشاشت اور خود اعتمادی کا احساس ان کے اندر بیدار کرتیں۔

بہت سی مستحق اور قابل امداد عورتیں مستقل طور پر ان کے ہاں رہتیں اور ویسے آپ کے ہاں آنے جانے والی عورتوں کا تو کوئی شمار ہی نہ تھا۔آپ کی امداد کا رنگ بھی عجب دلکش ہوتا ایک ضعیف العمر خاتون کو متعدد بار بطور امداد کچھ رقم دی کہ خربوزے خرید کر اس سے کچھ نفع کمالے۔ وہ خربوزوں کی ٹوکری خرید کر آپ ہی کے ہاں لے آتی......گرمیوں کے دن ہوتے تھکی ماندی وہ آتی۔ اس کو دیکھ کر فرمایا کرتی تھیں کہ اب اس گرمی میں ان کو بیچنے کہاں جائے گی۔خود ہی خرید لیتیں اور خربوزے آس پاس کے لوگوں میں تقسیم کروا دیتیں۔

سیدنا حضرت خلیفہ نورالدین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرا نام آسمان پر ''عبدالباسط'' ہے اور باسط اس کو کہتے ہیں جو فراخی سے دینے والا ہو۔آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بےفکر کر دیا گیا تھا اور یہ یقین دہانی فرمادی گئی تھی کہ وہ آپ کی ضرورتوں کے پیدا ہونے سے پہلے ان کے پورا ہونے کے سامان فرما دیا کرے گا اور بعینہٖ اسی طرح ہوتا رہا۔

اس کی جھلک ہمیں حضرت اماں جی کی زندگی میں بھی نظر آتی ہے۔ وہ کبھی اس بارے میں فکر مند ہوتی نظر نہ آتیں۔ نہ انہیں روپیہ جمع کرتے دیکھا گیا۔ جو رقم بھی آتی خواہ وہ ہزاروں میں کیوں نہ ہو جلد از جلد اسے خرچ کر دیتیں اور یہ غریبوں، مہمانوں اور دوستوں پر خرچ ہوتا اپنے آرام وآسائش پر نہ ہوتا۔ جب بھی انہیں کوئی تحفہ، نذرانہ نقدی ملبوسات کی شکل میں ملتا وہ اسے یتیموں اور غریبوں میں تقسیم کر دیتیں۔ جب یہ عرض کیا جاتا کہ یہ تو آپ کے علاج اور استعمال کے لئے تھا تو فرماتیں تم اپنی خوشی پوری کرنے کے لئے مجھے دیتے ہو۔ میں اپنی خوشی پوری کر لیتی ہوں۔ان کو کوئی ایسی خواہش نہ تھی جو پوری نہ ہوئی ہو۔کوئی حاجت ایسی نہ تھی جس کے پورا ہونے کا سامان اس ضرورت کے پیدا ہونے سے پہلے حضرت نورالدین کے ''باسط'' خدا نے آپ کے لئے فراہم نہ کر دیئے ہوں۔

آخری ایام میں جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کی کوئی خواہش ہو تو بتا دیں۔تو جواب دیا کوئی خواہش نہیں۔بس اب تو اپنے اللہ سے ملنا ہے۔ایک اور موقع پر جواب دیا کوئی خواہش نہیں بس ایک یتیم بچی ہے جو میرے پاس رہتی ہے۔اس کو پڑھا دینا۔

حضرت اماں جی نے ساری زندگی بڑے صبر وشکر اور وقار کے ساتھ گزاری۔ اگر کسی نے ذرا سی بھی نیکی آپ سے کی تو آپ نے ہمیشہ اسے یاد رکھا۔ جب بھی موقع ہوتا اپنے بچوں کو بتاتیں کہ فلاں فلاں نے تم سے اتنی اتنی نیکیاں کی ہیں اور ہمیشہ شکر گزاری کے ساتھ ان سے نیک سلوک کرنے کی تلقین فرماتیں۔ سیدنا حضرت فضل عمر کی نوازشات کا ذکر تو انتہائی شکر گزاری کے ساتھ اکثر وبیشتر آپ کے لبوں پر ہوتا۔ آپ کی زندگی انتہائی سادی اور درویشانہ تھی''۔

(مصباح اگست وستمبر 1989ء)

مہمان نوازی غربا پروری، صبر وحلم، سیر چشمی اور

قناعت، سخاوت اور فراخدلی، صلہ رحمی و شکر گزاری اور سادگی وتوکل آپ کی سیرت کے ممتاز اور نمایاں پہلو تھے۔

مہمان نوازی آپ کے اخلاق کا سب سے نمایاں جوہر تھا۔ بلامبالغہ ہزاروں ہزار انسان ہیں جن کی خدمت اور مہمان نوازی کا شرف آپ کو حاصل ہوتا رہا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی قادیان میں ساری زندگی آپ کا وسیع اور سادہ مکان ایک مستقل مہمان خانہ بنا رہتا تھا۔ خصوصاً جلسہ سالانہ کے ایام میں سینکڑوں خواتین اور بچے آپ کے ہاں بطور مہمان قیام کرتے تھے۔ تمام گھر خالی کر کے مہمانوں کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ آپ ایک چھوٹی سی چارپائی اپنے لئے کچے باورچی خانہ میں ڈلوالیا کرتیں اور بعض اوقات وہ بھی کسی مہمان ہی کے کام آتی۔

آپ سب کی مہمان نوازی اور آرام کا خیال ایسے انہماک، جوش اور خلوص کے ساتھ کرتیں کہ اس کی مثال کم نظر آسکتی ہے۔ خصوصاً غربا اور ضعیف العمر، بیمار اور بچے آپ کی توجہ کا خاص مرکز بنے رہتے۔ ان ایام میں بمشکل دو تین گھنٹے کچھ آرام کرلیتیں۔ ہر مہمان سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتیں۔ اکثر خود اپنے ہاتھ سے مہمانوں کے لئے چائے وغیرہ تیار کرتیں۔

مہمان نوازی سے شغف تھا مگر تکلف اور نام ونمود کا عنصر نام کو نہ تھا۔ ہر امیر و غریب سے یکساں برتاؤ ہوتا۔ ایک دفعہ جلسہ کے ایام میں ربوہ میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اماں جی حسب معمول اپنے باورچی خانہ میں مہمانوں کی خدمت کے لئے موجود تھیں۔ حضرت چوہدری صاحب کی تشریف آوری کا علم ہوا تو دروازہ پر تشریف لے گئیں۔ ملحقہ ڈیوڑھی میں ان کے لئے چارپائی بچھوا دی۔ حضرت چوہدری صاحب بے تکلفی سے اس پر بیٹھ گئے۔ باتیں ہوتی رہیں۔ حضرت اماں جی نے فرمایا۔ کھانا کھا کر جائیں اور عام سادہ برتنوں میں ایک ٹرے میں اندر کھانا بھجوا دیا۔ حضرت چوہدری صاحب نے بشاشت اور شکر گزاری کے ساتھ کھایا۔ کوئی اہتمام نہیں کوئی تکلف نہیں۔ عجیب پُر وقار انداز تھا مہمان نوازی کا۔ کیا ہی مبارک تھیں یہ مہمان نواز اور کیا ہی مبارک تھے ان کے عقیدت مند مہمان۔ نہ جانے ایسے کتنے واقعات ان کی زندگی میں پیش آئے ہوں گے جن کی یادیں بیشمار دلوں پر ثبت ہیں۔

ان برکات اور نوازشات الٰہیہ کی عملی شکر گزاری آپ نے اس طرح کی کہ آپ کی پاک اور متقیانہ زندگی، ہمدردی خلائق سے بھرپور زندگی ہمارے لئے نشان راہ بن گئی، ایک جلتی ہوئی شمع جو ہماری زندگی کے تاریک گوشوں کو منور کر دیتی ہے اور کرتی رہے گی۔

(مصباح ستمبر 1989ء ص30)

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ

جذبہ خدمت خلق کا ایک اور حسین تذکرہ ملاحظہ ہو! حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت مریم بیگم صاحبہ کے اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ کے تذکرہ میں رقم فرمایا:۔

''آپ کی یادوں کے ہر اول دستوں میں مجھے آپ کا جذبہ خدمت خلق نظر آتا ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کا نام اس تصور سے الگ ہو کر میرے ذہن میں داخل ہوا ہو۔ بے کسوں، یتیموں، مساکین، مصیبت زدگان اور مظلوموں سے گہری ہمدردی آپ کی شخصیت کا جزو لاینفک تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ جذبہ ہمدردی ان کے خون میں گھل مل کر ان کی زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ ہمدردی جذباتی بھی تھی قولی بھی اور فعلی بھی اور یہ رنگ ایسا غالب تھا کہ گویا سیرت کے دوسرے تمام پہلوؤں میں سرایت کر گیا تھا۔ اس جذبہ کو تسکین دینے کے لئے آپ نے مالی قربانی بھی بہت کی۔ جانی بھی اور جذباتی بھی۔ مجھے یاد ہے وفات سے ایک سال پہلے ڈلہوزی میں رمضان کے مہینے میں باوجود بیماری کے حضور کے تمام عملے کے لئے سحری کے وقت خود اپنے ہاتھ سے پراٹھے پکایا کرتی تھیں۔ بات دراصل یہ تھی کہ حضور کی طرف سے ان دنوں مالی حالات کے پیش نظر جو خرچ ملتا تھا اس سے اتنی گنجائش نہیں نکل سکتی تھی کہ کھلا خرچ کیا جاسکے اور جتنا بھی اس غرض کے لئے خرچ کیا جاسکتا تھا۔ اس میں باورچی نے مطلوبہ تعداد میں پراٹھے پکانے سے صاف انکار دیا تھا۔ باورچی مصر تھا کہ یا مجھے گھی زیادہ دو یا مجھ سے یہ کام نہیں ہوسکتا۔ ادھر خرچ کی تنگی اس کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ چنانچہ ایک دو روزے اسی کشمکش میں گزر گئے اور عملہ کے اراکین سالن کے ساتھ عام روٹی کھا کر گزارا کرتے رہے۔ ماشکی نے امی سے شکایت کی کہ خشک روٹی سے روزے رکھ کر مجھ سے اتنی محنت کا کام نہیں ہوتا حالانکہ محنت کرنے والوں کو روزے کے دنوں میں اچھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی رات سے آپ نے خود اٹھ کر پراٹھے پکانے شروع کئے اور اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ اسی گھی میں جس میں باورچی کے نزدیک اتنے افراد کے لئے پراٹھے پکنے ناممکن تھے، سارے عملہ کی ضرورت پوری ہوتی رہی۔ بیماری کی وجہ سے بعض اوقات آپ کو خاصی تکلیف اٹھانی پڑتی تھی مگر آپ کہتی تھیں کہ میں یہ برداشت نہیں کرسکتی کہ محنت کرنے والے سحری کے وقت خشک روٹی کھائیں۔

بھینس رکھنے کا بہت شوق تھا اور صبح کے وقت بڑی کثرت سے لوگ چھاچھ لینے آیا کرتے تھے۔ جو لوگ زیادہ غریب یا معذور ہوا کرتے تھے ان کی چھاچھ میں مکھن بھی ڈال دیا کرتی تھیں۔...... خود تلاش کر کے ضرورت مندوں کی ضرورت پورا کرنے کی کوشش کرتیں اور چونکہ تحریک جدید کے اجراء کے بعد خاص طور پر حضور کی طرف سے خرچ نپا تلا ملتا تھا۔ اس لئے مالی لحاظ سے ہمیشہ تنگ رہتی تھیں۔ ایک طرف جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا شوق دوسری طرف یہ بیقرار تمنا کہ ہر حاجت مند کی حاجت پوری کردوں اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ اپنے گھر میں خوب ہاتھ کس کر خرچ کریں......

پس کچھ تو روزمرہ کے کھانے کا معیار گرا کر چندوں، خدمت خلق اور مہمان نوازی کے لئے بچت کرلیتیں اور کچھ ہمارے کپڑوں کے خرچ میں سے اس غرض کے لئے پیسے بچالیتی تھیں۔ تحریک جدید کا بہانہ ہاتھ آیا ہوا تھا چنانچہ کپڑے سادہ ہی نہیں بلکہ تعداد کے لحاظ سے بھی واجبی بناتی تھیں۔

کئی دفعہ غریب لڑکیوں کی خود شادیاں کیں۔ بعض یتیموں کی پرورش کی۔ روزمرہ کے طور پر مختلف رنگ میں امداد کا سلسلہ تو جاری رہتا ہی تھا۔ خفیہ بھی اور اعلانیہ بھی! گھر کے مستقل خرچ کے علاوہ جو حضور کی طرف سے ملتا تھا ذاتی آمدنی بہت معمولی تھی۔ (ان کا کچھ روپیہ حضور نے کہیں تجارت پر لگا رکھا تھا) اس لئے اکثر مالی مشکلات میں مبتلا رہتی تھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ پھر بھی غیب سے سامان کرتا رہا اور جیسے کیسے بھی بن پڑا انفاق کا سلسلہ جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ پر بہت توکل تھا اور اس رحیم و کریم نے اپنے در سے کبھی خالی نہیں لوٹایا۔ ومما رزقنھم کی ایک زندہ تصویر تھیں۔

اگر کسی ضرورت مند کو دینے کے لئے خود اپنے پاس کچھ نہ ہوتا تو بعض دوسرے متمول دوستوں کو توجہ دلا کر امداد کی صورت نکال لیتی تھیں۔ اگر کوئی راہ نہ پاتیں تو قرض اٹھا کر بھی ضرورت مند کی ضرورت پوری کر دیتی تھیں اور دوسروں کے مالی فکر اپنے سینے سے لگا لیتی تھیں۔ (سیرت سیدہ ام طاہر صفحہ 227 تا 230)

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی خدمت خلق کے جذبہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یوں اجاگر کیا ہے:۔

''مرحومہ میں غربا کی امداد کا وصف بھی خاص طور پر پایا جاتا تھا چونکہ ان کے دل کو خالق فطرت کی طرف سے جذبات کا غیر معمولی خمیر ملا تھا اس لئے جب بھی وہ کسی غریب یا بیمار یا مصیبت زدہ کو تکلیف میں دیکھتی تھیں تو ان کا دل بے چین ہونے لگتا اور فوراً اس کی امداد کے لئے تیار ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ ان کے گھر میں غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کا تانتا لگا رہتا تھا اور وہ مقدور بھر سب کی امداد کرتی تھیں یعنی اگر کسی مصیبت زدہ کی خود مدد کرسکتی تھیں تو خود کر دیتی تھیں اور اگر کسی ناظر یا کسی اور شخص کو کچھ کہنا ہوتا تو اسے کہلا بھیجتی تھیں اور اگر حضرت صاحب تک معاملہ پہنچانا ضروری ہوتا تو حضور تک پہنچا دیتی تھیں۔ میں نے دیکھا ہے جہاں حضور کی دوسری بیویاں حضور کی مصروفیات کا خیال کر کے یا اس اندیشے سے کہ کہیں ہماری سفارش غلط نہ ہو حضرت صاحب تک معاملات پہنچانے میں اکثر حجاب اور تامل کرتی تھیں وہاں یہ ''خدا کی بندی''۔ جب کسی شخص کو واقعی قابل امداد خیال کرتی تھیں تو بلا تامل حضور تک بات پہنچا دیتی تھیں اور پھر اس کا پیچھا کرتی تھیں۔ بیشک وہ بعض اوقات غلطی سے محبت کی جھاڑ بھی کھا لیتی تھیں مگر پھر بھی کسی موقعہ پر وہ چوکتی نہیں تھیں اور اپنا فرض برابر ادا کئے جاتی تھیں۔ اس لئے غریب عورتیں بلکہ غریب مرد بھی انہیں اپنا سچا مربی خیال کرتے تھے اور ہر تکلیف کے وقت ان کے دروازے کی طرف دوڑتے تھے اور وہ بھی سب کے ساتھ محبت سے پیش آتی تھیں۔

آپ نے کئی یتیم بچیوں اور بچوں کو اپنے ساتھ رکھ کر اپنے گھر میں پالا اور ہمیشہ اپنے بچوں کی طرح سلوک کیا۔ ان کے دکھ کو اپنا دکھ اور ان کی راحت کو اپنی راحت سمجھا۔ غریبوں کی دلداری کا اس رنگ میں بھی مرحومہ کو خاص خیال تھا کہ ان کی خوشیوں میں اپنے عزیزوں کی طرح شریک ہوتی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ جب آپ کسی سفر وغیرہ میں ہوتی تھیں تو کئی لوگ اپنے عزیزوں کی شادی کو صرف اس وجہ سے ملتوی کر دیتے تھے کہ آپا جان آئیں گی تو پھر ان کے سامنے شادی کریں گے۔ الغرض حقیقی معنوں میں غریبوں کی دوست اور یتیموں کی ماں تھیں۔ مجھے وہ واقعہ غالباً کبھی نہ بھولے گا جب حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی وفات ہوئی تو اس دن میں نے دیکھا کہ ایک غریب مہاجر بہشتی مقبرہ کی سڑک پر رو رہا تھا اور جب میں اس کے پاس سے گزرا اور اس کی طرف نظر اٹھائی تو اس نے مجھے سسکیاں لیتے ہوئے کہا کہ آج غریب بالکل یتیم ہوگئے۔ پھر کہنے لگا 12 دن پہلے ''غریبوں کی ماں'' گزر گئی تھی اور آج ''باپ'' بھی رخصت ہوا۔ اس کا اشارہ سیدہ ام طاہر صاحبہ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی طرف تھا۔ میں نے دل میں کہا گو اصل یتیم اور غیر یتیم تو اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے یا نہ رکھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور جس کا خدا زندہ ہے اور اس کا اس سے تعلق ہے وہ کبھی یتیم نہیں ہوسکتا۔ مگر اس غریب مہاجر کا کہنا بھی درست ہے کہ ان دو اوپر تلے کی موتوں نے قادیان کے غریبوں کے دو بڑے ظاہری سہارے ان سے چھین لئے اور میں نے دعا کی خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں ''نعم البدل'' عطا کرے تا کہ ان دکھے دلوں کی تسکین اور راحت کا سامان پیدا ہو''۔

(سیرت حضرت سیدہ ام طاہر ص 260,259)

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ فرماتی ہیں:۔

ایک مرتبہ غربا کے لحاف بُننے میں دیر ہوگئی حضرت مصلح موعود نے فرمایا اس قدر لحاف تین دن میں تیار ہو جائیں میں برداشت نہیں کرسکتا کہ مزید لحافوں کی تیاری میں تاخیر ہو اور اللہ کی مخلوق کو سردی سے دوچار ہونا پڑے اور یہ کام اب آپ (یعنی پھوپھی جان حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ) کے سپرد کرتا ہوں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ رات رات بھر جاگ کر اور سارا سارا دن لگ کر جس میں کھانے پینے اور آرام کا خیال بھی نہ رکھا گیا۔ آپ نے کام ختم کیا اور ٹھیک تیسرے دن ڈھیروں لحاف تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے اور خود اپنا یہ حال تھا کہ شدید بیمار ہوگئیں کیونکہ عملی طور پر آپ نے کام میں زیادہ حصہ لیا اور یہ احساس آپ کو تڑپا گیا کہ اب تک غربا کے لئے سردی سے بچاؤ کا انتظام نہیں ہوسکا۔...... طبیعت میں ذرہ بھر نمائش و نمود کا نام نہیں تھا۔ سب کچھ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی

رضا کے لئے کیا کرتیں اسی اسی نوے نوے مشینیں رکھے خود بھی غربا کے لئے کپڑے سینا اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی خواتین سے ذوق وشوق سے بلا اجرت کام کروانا آپ کے حسن اخلاق کی شاندار دلیل ہے۔

(سیرت حضرت سیدہ ام طاہر خلاصہ ص175)

حضرت سیدہ ام داؤد صاحبہ

مکرم حضرت سیدہ ام داؤد صاحبہ نے خدمت خلق کے میدان میں جو ناقابل فراموش اور بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات میں مہمان نوازی کے فرائض 1922ء سے 1951ء تک مسلسل ادا کرتی رہیں۔

ایک شفیق ماں کی طرح دارالشیوخ کے نادار بچوں کو ہر ممکن آرام پہنچانے کی کوشش کرتیں۔ عید کے موقع پر کپڑے سلوانے، سردیوں میں رضائیاں تیار کرنے میں خاصی دلچسپی سے کام لیتیں۔ حضرت میر صاحب اپنی تنخواہ کا زیادہ حصہ ان یتیموں، غریبوں اور بیوگان کی ضروریات پر خرچ کر دیتے تو آپ نے کبھی شکایت نہ کی کیونکہ آپ کو بھی طبعاً ان غربا، یتامیٰ اور بیوگان کی حاجت روائی پسند تھی۔ آپ کا دامن بہت سی نیکیوں سے معمور تھا اور نیکی کے کاموں میں اپنے خاوند کا ہمیشہ ساتھ دیتیں۔

آپ کے گھر میں ہمیشہ دو تین یتیم اور نادار بچے ضرور ہوتے جن کی ہر قسم کی ضروریات آپ پوری کرتیں۔ آپ انہیں اپنے بچوں کے ساتھ پڑھاتیں۔ کوشش کرتیں کہ انہیں اپنے ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہو۔ بعض آپ کو امی جان کہہ کر پکارتے۔ آپ کوئی دل شکنی کی بات نہ ہونے دیتیں۔ جب پہلے بچے بڑے ہو جاتے تو اور بچے آ جاتے اور یہ سلسلہ جاری رہتا آپ بہت سادہ زندگی بسر کرنے والی صابر و شاکر خاتون تھیں۔ (ہراول دستہ ص87,86)

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

خدمت خلق لجنہ اماء اللہ کا ایک نمایاں وصف ہے۔ ابتدائی احمدی خواتین نے خدمت خلق کی مثالیں قائم کی ہیں ان نمایاں خواتین میں مکرمہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب بھی تھیں۔

اگر آپ کو معلوم ہو جاتا کہ کوئی ضرورت مند ہے تو آپ صاحب استطاعت لوگوں کو تحریک کر کے مالی اعانت حاصل کرتیں اور غربا کی ضروریات پوری کرتیں۔ عید کے موقع پر غربا کے لئے کپڑے بنوانے اور سردیوں میں لحاف تیار کروانے کے لئے کپڑے کی خریداری کی ذمہ داری آپ پر ہوتی ہے۔ جسے باحسن ادا کرتی رہیں اور جب تک ہمت رہی یہ کام پوری بشاشت سے کرتی رہیں۔ (ہراول دستہ ص111)

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ

حضرت مصلح موعود کی صاحبزادی حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے صدر لجنہ ربوہ کی گوناگوں مصروفیات کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے سلسلہ میں بہت نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ بڑے خلوص محبت اور توجہ سے یہ کام نہ صرف اپنی صدارت کے زمانہ میں کئے بلکہ بعد ازاں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

ان کی الوداعی پارٹی کے موقع پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ پاکستان نے جولائی 1992ء میں فرمایا:۔

''شعبہ خدمت خلق میں ذاتی طور پر مستحق کے حالات کا پتہ لگانا اور اس کی جائز ضروریات پوری کرنا۔ اس کے لئے اگر اپنے فنڈ میں رقم نہیں تو فنڈ جمع کرنا اور صاحب ثروت خواتین کو اس میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ یہاں تک کہ آپ نے اس میں بہت وسعت پیدا کر دی اور یہ سارے اخراجات مثلاً عیدین کے موقع پر مستحقین کے لئے کپڑے بنوائے۔ سردیوں میں گرم کپڑے۔ ان کے بچوں کی فیس، کتب وغیرہ دیتیں اور ہزاروں ضرورتمند عورتوں کی پوری کرتیں۔ لڑکیوں کی شادیوں پر امداد ایک بہت بڑا فریضہ تھا جسے نہایت خوبی سے اب تک نبھاتی چلی آئی ہیں۔

دوسرا کام جس کی طرف آپ نے بہت توجہ کی وہ نمائش کا شعبہ تھا۔ عورتوں سے کام لینا۔ پہلے ان کو کام سکھانا یا سکھوانا۔ جو چیز بنوائی پہلے اس کا کپڑا اور دھاگہ خود خرید کر لانا۔ ڈیزائن بنانے! اب یہ شعبہ بہت ترقی کر چکا ہے اور بعد میں آنے والی سیکرٹریان نے اچھی طرح سنبھال لیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ساری ترقی کا انحصار ان کی اکیلی ذات پر تھا''۔

(مصباح ص7,6 جولائی 1992ء)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنی زندگی خدمت خلق کرتے ہوئے گزاری ذاتی طور پر جس قدر امکان میں تھا ہمیشہ غریبوں، بے کسوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھا اور جہاں تک ہو سکا ان کی امداد کے لئے کوشاں رہی ہیں۔

دست سوال دراز کرنے کی عادت کو ختم کرنے کے لئے ربوہ میں نصرت انڈسٹریل سکول کا اجراء فرمایا تا کہ یتیم لڑکیاں اور بیوہ خواتین یہاں پر کام سیکھیں اور پھر اس ہنر کو اپنی باعزت آمد کا ذریعہ بنائیں۔ اس طرح سینکڑوں خواتین اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں اور بلاضرورت مانگنے کی برائی سے بچ گئیں۔

کئی غریب لڑکیوں کو اپنے گھر میں رکھ کر باقاعدہ تعلیم دلوائی اور پھر ان کی شادیاں کیں۔ علاوہ ازیں صدقہ و خیرات کے ذریعے کئی مخفی امداد کے طریقے ہوتے۔ اس بات پر عمل پیرا تھیں کہ دائیں ہاتھ سے دو تو بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔

یہ چیز بارہا مشاہدہ میں آئی کہ آپ نے تمام قرابت داری اور رشتہ داری کے حقوق باحسن ادا فرمائے۔ ہر ایک سے محبت اور خلوص کے ساتھ پیش آنے کے علاوہ ضرورت کے وقت ہمدردی اور حوصلہ افزائی فرمائی صلہ رحمی کی نہایت عمدہ مثالیں آپ کی زندگی میں ملتی ہیں۔

گاہے گاہے بیماروں کی خدمت اور زچگی کے موقع پر دیکھ بھال کے سلسلہ میں دوسرے شہروں کے ہسپتالوں میں بھی اپنی عزیز خواتین کے ہمراہ جا کر رہتی تھیں یہ کام اچھا خاصا محنت طلب اور تکلیف دہ ہے لیکن محبت اور ثواب کی خاطر انہیں یہ کام بھی کر دیکھا۔ اپنوں اور غیروں سے ہمدردی کے جذبہ اور بے لوث خدمت کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ غرض یہ کہ ضرورت کے وقت ہر ایک کے کام آنا آپ کا معمول تھا۔

نہایت سلیقہ مند اور اعلیٰ ذوق کی مالک تھیں اپنوں اور غیروں کی شادی بیاہ کے موقع پر بھی کپڑوں پر گوٹا کناری ٹانکنا اور کٹائی سلائی میں مدد کرنا آپ کا شیوہ تھا نئے پیدا ہونے والے بچوں کے اونی کپڑے (سوئیٹر وغیرہ) اپنے ہاتھ سے بن کر تحفے کے طور پر عنایت فرماتی تھیں۔ آپ کی ذات نمود و نمائش اور تصنع سے قطعاً پاک تھی۔

جزاء ابتلاؤں کے ساتھ وابستہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں جیسے حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ تھے پکار اٹھے اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سنو یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر215)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

عظیم جزاء عظیم ابتلا کے ساتھ وابستہ ہے۔ جب اللہ کسی قوم سے پیار کرتا ہے تو انہیں ابتلاؤں میں ڈالتا ہے۔ جو استقامت دکھائے اور خدا سے راضی رہے خدا بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور جو خدا سے ناراض ہو جائے خدا بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الزہد باب فی الصبر علی البلاء)

اللہ کے انبیاء سب سے بڑھ کر ابتلاؤں سے نبرد آزما ہوتے ہیں اور وفا دکھاتے ہیں۔ اس لئے وہی سب سے زیادہ جزاؤں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا سب سے زیادہ اور سخت ابتلاء کن پر آتے ہیں۔ فرمایا انبیاء پر۔ پھر جو ان کے قریب تر ہوں۔ پھر جو ان کے قریب تر ہوں۔ انسان اپنے دین کی مضبوطی کے حساب سے آزمایا جاتا ہے۔ اگر اس کے دین میں شدت ہو تو اس کا ابتلاء بھی سخت ہوتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اس کا ابتلاء بھی دین کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر یہ ابتلاء انسان کو اس حال میں چھوڑتا ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کی کوئی خطا باقی نہیں رہتی۔

(جامع ترمذی کتاب الزہد باب فی الصبر علی البلاء)

صبر اور برداشت کے نتیجہ میں قرب الٰہی کی یہ وہ برکت ہے جو صرف اور صرف مومن کو میسر ہے۔

حضرت صہیب بن سنانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی ومسرت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

(مسلم کتاب الزہد باب المومن امرہ کلہ خیر)

حضرت مصلح موعود ایک نظم میں فرماتے ہیں:۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

(کلام محمود)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلاء ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔ گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دیئے ان کے اموال پر بھی ابتلاء آئے۔ جانوں پر بھی، خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آ جاوے تو اندیشہ کرنا چاہئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلاء نہ آئے۔ آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا۔ ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دے دیا۔ تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتداء و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلاء جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 444)

ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ

جلسہ جرمنی میں حضور انور کا خواتین سے خطاب سن کر

صالح چلن ہو آپ کا اور چال صالحہ
گودوں سے تب ہی نکلیں گے اطفال صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ
قُربِ خدا نصیب میں اس ماں کے ہے ضرور
ہر پل جسے نصیب ہیں اشغالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ
تہذیبِ مغربی کی نہ تقلید تُم کرو
پیشِ نظر رہیں سدا امثالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ

❁............❁............❁............❁

اُن پر بھرے شباب میں تقویٰ کا نور ہے
تنہائی میں بھی جن کے ہیں اعمالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ
خوش بخت ہیں وہ بیٹیاں جن کو نصیب ہیں
دونوں طرف سے میکہ و سسرالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ
پھُولو خدا کے عشق میں ہر آن ہر گھڑی
برسیں دلوں پہ ٹوٹ کے افضالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ
روحانیت کی پاک فضاؤں میں تم اُڑو
مل جائیں غیب سے یہ پر و بالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ
جلتا ہے اس دیئے میں پسینہ بھی خون بھی
تب جا کے ہاتھ آتے ہیں اموالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ

❁............❁............❁............❁

ہر گھر میں امن و چین ہو ہر گھر میں ہو سکوں
ہر گھر پہ برکتوں کے ہوں انزالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ
ہرگز کسی کا دل نہ دُکھاؤ زبان سے
نکلیں لبوں سے ہر گھڑی اقوالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ
سایہ خدا کے پیار کا عرشی سروں پہ ہو
انفاسِ قدسیہ ملیں اظلالِ صالحہ
ماؤ تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور "کوڈ" اس بہشت کا اعمالِ صالحہ

(ا۔ع۔ملک)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم طاہر احمد منظور صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اریبہ طارق بنت مکرم طارق احمد طاہر صاحب نے 5 سال 7 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچی مکرم ماں محمد حسین صاحب مرحوم کی پوتی ہے عزیزہ نے قرآن کریم اپنی والدہ سے پڑھا ہے مورخہ یکم اکتوبر 2009ء کو بچی کی تقریب آمین ہوئی جس میں مکرم حافظ محمود احمد طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم خالد احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم حاشر احمد نے 5 سال 4 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ اسی طرح خاکسار کے بھانجے عزیزم تنظیم احمد ابن مکرم ندیم احمد صاحب چوپڑھٹہ ضلع خانیوال نے 6 سال 8 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ دونوں بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ ان کو خاکسار کے والد محترم محمد سرور بھٹی صاحب اور بچوں کی ماؤں نے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ مورخہ 3/اکتوبر 2009ء کو دونوں بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ قرآن کریم محترم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نور فاؤنڈیشن ربوہ نے سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم کے معارف کو سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مورچری کی سہولت

❁ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری (Mortuary) یعنی میت کو سرد خانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعزاز

❁ مکرم محبوب احمد خان صاحب دہلوی ابن حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی راولپنڈی کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ امۃ المصور حنا بنت مکرم محمد ناصر خان صاحب حلقہ پشاور روڈ وسطی راولپنڈی نے کیمبرج یونیورسٹی کے O لیول امتحان 2009ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام آٹھ مضامین میں A گریڈ حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ محترم مبشر احمد شیخ صاحب دہلوی سرگودھا کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کیلئے مزید نمایاں کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔

ملازمت کے مواقع

❁ Mayfair گروپ آف کمپنیز کو ایڈمنسٹریٹر، آئی ٹی، Key Users اور مینجمنٹ ٹرینی آفیسر درکار ہیں۔ درخواستیں 31/اکتوبر 2009ء تک hr@mayfair.com.pk پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

❁ EFU انشورنس کمپنی کو ٹرینی ایگزیکٹوز درکار ہیں۔ درخواستیں 18/اکتوبر 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

❁ City Fm89 کو لاہور اور کراچی میں گریجوایٹس درکار ہیں۔ اپنی Cvs بھجوانے کے لئے careers@citfm89.com پر رابطہ کریں۔

❁ ایک ٹیلی ویژن چینل کو ڈائریکٹر پروگرامنگ مینیجر ہیومن ریسورسز ایڈمنسٹریشن، مینیجر انسٹومینٹس وغیرہ درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے tviobsisb@gmail.com درخواستیں 30/اکتوبر 2009ء تک جمع کروائی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 11/اکتوبر 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

نادار مریضوں کی امداد

❁ غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کیلئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔

(آل عمران: 93)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ولادت

❁ مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ عامرہ رؤف صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرؤف خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ویسٹ ہل لندن کو تین بیٹیوں کے بعد مورخہ 28 ستمبر 2009ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام منیب احمد خان عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے اور مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ کا پوتا، مکرم چوہدری عبدالمومن صاحب کاٹھگڑھی مرحوم اور مکرم رانا عبدالجبار خان صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت اور درازی عمر عطا فرمائے۔ نیک، صالح، خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب رخصتی

❁ مکرمہ شاہدہ سید صاحبہ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ نجم الہدیٰ صاحبہ بنت مکرم سید مودود احمد بخاری صاحب توحید پارک داروغہ والا لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم سید ظہیر احمد صاحب ولد مکرم سید ظہور احمد صاحب جرمنی مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 7/اکتوبر 2009ء کو بعد نماز عصر کیا۔ مورخہ 8/اکتوبر کو سرائے ناصر دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے لان میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مورخہ 9/اکتوبر کو بعد نماز جمعہ سرائے ناصر کے لان میں ہی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کی نواسی اور مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف موہیٰ والا ضلع سیالکوٹ سابق درویش قادیان کی پوتی ہے اسی طرح دلہا مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کا نواسہ اور مکرم سید مقبول حسن شاہ صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم ملک صفوان احمد صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت الفضل، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام، صدران جماعت سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

❁ مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد محترم ڈاکٹر مسعود احمد خان صاحب آئی سپیشلسٹ (ر) پاکستان ریلوے ہسپتال لاہور حال شیخوپورہ مورخہ 4/اکتوبر 2009ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 70 سال شیخوپورہ میں وفات پاگئے۔ تقریباً 25 سال بطور آئی سپیشلسٹ ریلوے ہسپتال لاہور میں خدمات سرانجام دیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 5/اکتوبر کو بعد نماز فجر احمدیہ قبرستان شیخوپورہ میں مکرم امیر صاحب ضلع شیخوپورہ نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی مکرم امیر صاحب نے کروائی۔ مرحوم نے سوگواران میں 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جو بفضل اللہ تعالیٰ سب شادی شدہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے نیز لواحقین کو آپ کے نیک خصائل کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

❁ مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ Fillings دانتوں کی بھرائی۔ یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removeable Applince کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خبریں

پشاور میں سی آئی اے تفتیشی مرکز پر خودکش حملہ 14 افراد جاں بحق

پشاور چھاؤنی کے حساس علاقے صدر میں سی آئی اے کے تفتیشی مرکز پر خودکش حملے میں 3 پولیس اہلکاروں سمیت 14 افراد جاں بحق اور 15 شدید زخمی ہوگئے۔ بتایا گیا ہے کہ خودکش حملہ آور نے 70 کلوگرام دھماکہ خیز مواد سے لدی گاڑی سی آئی اے سنٹر کی عمارت کے قریب بم دھماکے سے اڑادی۔ دھماکے سے تھانے اور عمارت سے متصل مسجد کو شدید نقصان پہنچا۔ جاں بحق ہونے والوں میں ایک ہی خاندان کے تین افراد بھی شامل ہیں۔ زخمیوں میں 4 افراد کی حالت کی تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ اے آئی جی بم ڈسپوزل سکواڈ نے صحافیوں کو بتایا کہ سی آئی اے تھانے پر حملہ میں خودکش کار بم دھماکہ تھا جس میں آرٹلری راؤنڈ اور ہائی دھماکہ خیز بارود استعمال کیا گیا۔

آرمی چیف کی سیاسی قیادت کو ملکی سلامتی پر بریفنگ

وزیراعظم گیلانی کی زیرصدارت وزیراعظم ہاؤس میں ملک کی اہم سیاسی قیادت کا اجلاس ہوا جس میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق پرویز کیانی نے سیاسی قیادت کو ملک میں سلامتی کی موجودہ صورتحال کے بارے میں بریفنگ دی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق سلامتی کی نازک صورتحال اس اہم اجلاس کا یک نکاتی ایجنڈا تھا۔ عسکری قیادت کی جانب سے سیاسی قیادت کو ملک میں ہونے والی دہشت گردی اور وزیرستان آپریشن کے حوالے سے بریفنگ دی گئی۔

این آر او قومی اسمبلی اور سینٹ میں پیش

سابق صدر پرویز مشرف کے دور حکومت میں جاری قومی مفاہمتی آرڈیننس، این آر او کو پارلیمنٹ میں پیش کردیا گیا ہے۔ جس پر اپوزیشن نے کڑی تنقید کرتے ہوئے اسے مسترد کرنے کی قرارداد بھی پیش کردی۔ بل وزیر پارلیمانی امور نے پیش کیا۔ حتمی منظوری کے بعد بل ایکٹ کی شکل اختیار کرلے گا۔

کیری لوگر بل کی امداد سے ملک میں انقلاب آجائے گا

وزیرخارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ کیری لوگر بل کے ساتھ پاکستان کی آزادی اور خودمختاری کے خلاف کوئی شرائط منسلک نہیں۔ کیری لوگر بل کے تحت ملنے والی امداد سے ملک میں انقلاب آجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے متعلق شق پاکستان کی ایٹمی عدم پھیلاؤ کی پالیسی کے مطابق ہے، اس بل کے تحت پاکستان کسی کٹہرے میں کھڑا نہیں ہوگا، اس بل کے تحت فنڈز کے شفاف استعمال کی بات کی گئی ہے۔

ضمنی انتخابات کے انعقاد کیلئے صوبوں سے مشاورت کے پابند نہیں

چیف الیکشن کمشنر نے پنجاب میں امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر قومی اور صوبائی حلقوں میں ضمنی انتخابات ملتوی کرانے کے حوالہ سے حکومت سے مشاورت کرنے سے انکار کردیا ہے اور ضمنی انتخابات کو روکنے کے بارے میں لاہور ہائی کورٹ کے سنگل بنچ کے فیصلہ کو چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور، ملتان، فیصل آباد اور کراچی سے 44 مبینہ دہشت گرد گرفتار

سکیورٹی اداروں نے لاہور، ملتان، فیصل آباد اور کراچی سے 44 مبینہ دہشت گردوں کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے خودکش جیکٹس اور دھماکہ خیز مواد برآمد کرلیا ہے۔ انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق ملتان سے ایک دہشت گرد بلال انجینئر کو گرفتار کرلیا گیا۔ ملزم خودکش جیکٹس بنانے کا ماہر ہے۔

خواتین میں جلدی سرطان کا باعث بننے والے جین کی دریافت

طبی ماہرین نے خواتین میں جلدی سرطان کے ایک مخصوص جین کا سراغ لگالیا ہے۔ اس جین کی وجہ سے جلدی سرطان بچوں کو ورثے میں منتقل ہوسکتا ہے۔ اس جین کو دھوپ کی تیز شعاعیں متحرک کرکے جلدی بیماریوں اور سرطان کا باعث بن سکتی ہیں۔ اس مخصوص جین کی شناخت کے بعد جلدی سرطان کا علاج آسان ہوچکا ہے۔

ناسا نے سورج پر ہونے والے دھماکوں کی نئی فوٹیج جاری کردی

ناسا کی طرف سے بھیجے گئے دوخلائی جہازوں نے خصوصی کیمروں کی مدد سے ایسی منفرد فلم تیار کی ہے جس میں سورج پر ہونے والے دھماکوں کے نتیجے میں گرم کی بجائے ٹھنڈی گیس کے بادل پیدا ہوئے۔ ناسا حکام کے مطابق یہ دھماکے 26 اور 27 ستمبر کے درمیان 30 گھنٹوں کے دوران جہازوں پر نصب خاص کیمروں کی مدد سے ریکارڈ کئے گئے۔ ناسا کو وصول ہونے والی فوٹیج میں سورج کے اگلے اور پچھلے حصوں پر ہونے والے دھماکوں کو واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ ان دھماکوں کی منفرد بات یہ ہے کہ ان کے نتیجے میں سورج کی سطح پر مقناطیسی طاقت کے ذریعے ٹھنڈی گیس کے بادل چھا گئے۔ ان دھماکوں کی وجہ سے پیدا ہونے والا ارتعاش اس قدر زیادہ تھا کہ دونوں خلائی جہاز دھماکوں کے ختم ہونے کے کئی گھنٹے بعد بھی ان کے اثرات کو محسوس کرتے رہے۔ ناسا ذرائع کے مطابق سورج کی سطح پر ہونے والے اس قسم کے دھماکے پہلی مرتبہ ریکارڈ کئے گئے جن کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بادل بلندی پر جاکر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئے اور خلا میں بکھر گئے۔

(روزنامہ نوائے وقت 15 اکتوبر 2009ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔اکتوبر

طلوع فجر	5:47
طلوع آفتاب	7:12
زوال آفتاب	12:54
غروب آفتاب	6:34

کامیابی

(مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

۞ مورخہ 12 اکتوبر 2009ء کو گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں ضلعی سطح پر سالانہ سائیکل ریس کا انعقاد ہوا۔ اس مقابلہ میں سکول ہذا کی طالبات نے بھی شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ضلع بھر میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔ پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کے نام بغرض دعا تحریر ہیں۔

1۔عزیزہ خولہ منور بنت مکرم منور احمد صاحب
2۔عزیزہ حافظہ النور عینی بنت مکرم عبدالرشید صاحب
3۔عزیزہ حبۃ البصیر بنت مکرم اصغر علی صاحب
4۔عزیزہ صباء رفیق بنت مکرم رفیق احمد صاحب
5۔عزیزہ سونیا اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب
6۔عزیزہ ستارہ خالد بنت مکرم امتیاز خالد صاحب

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین!

(پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم سید منظور احمد بخاری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ میری ممانی مکرمہ سیدہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم سید علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ وہائی کورٹ ابن محترم سید احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تین ہفتوں سے انتہائی نگہداشت وارڈ میں کراچی کے ایک ہسپتال میں قومہ کی حالت میں ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

FD-10